روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 12/اگست 2010.........1431 ہجری 12 ظہور 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 169

رویت ہلال

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

تم چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر روزے ختم کرو اور اگر کسی وجہ سے انتیس تاریخ کو چاند نہ دیکھ سکو تو 30 دن پورے کرو۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب اذا رئیتم الھلال حدیث نمبر:1776)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہوسکتی ہے لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے۔ اس میں کوئی شامل نہیں۔ (ملفوظات جلد چہارم ص 292)

رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے۔ دعاؤں کا مہینہ ہے۔ نیز فرمایا ''میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں، تب روزہ چھوڑتا ہوں۔ طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی۔ یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں۔''

(ملفوظات جلد اول ص 439)

خدا تعالیٰ کے احکام دو قسموں میں تقسیم ہیں۔ ایک عبادات مالی، دوسرے عبادات بدنی۔ عبادات مالی تو اسی کے لئے ہیں جس کے پاس مال ہو اور جن کے پاس نہیں وہ معذور ہیں اور عبادات بدنی کو بھی انسان عالم جوانی میں ہی ادا کر سکتا ہے ورنہ ساٹھ سال جب گزرے تو طرح طرح کے عوارضات لاحق ہوتے ہیں نزول الماء وغیرہ شروع ہو کر بینائی میں فرق آجاتا ہے۔ (کسی نے) یہ ٹھیک کہا ہے کہ پیری و صد عیب۔ اور جو کچھ انسان جوانی میں کر لیتا ہے اس کی برکت بڑھاپے میں بھی ہوتی ہے اور جس نے جوانی میں کچھ نہیں کیا اسے بڑھاپے میں بھی صدہا رنج برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ ع

موئے سفید از اجل آرد پیام

انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) (البقرة:185) یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔ (ملفوظات جلد دوم ص 562)

دیکھو جنہوں نے ان دنوں روزے رکھے ہیں وہ کچھ دبلے نہیں ہو گئے اور جنہوں نے استخفاف کے ساتھ اس مہینہ کو گزارہ ہے وہ کچھ موٹے نہیں ہو گئے۔ ان کا بھی وقت گزر گیا۔ ان کا بھی زمانہ گزر گیا۔ جاڑے کے روزے تھے۔ صرف غذا کے اوقات کی ایک تبدیلی تھی۔ سات آٹھ بجے نہ کھائی چار پانچ بجے کھالی۔ باوجود اس قدر رعایت کے پھر بھی بہتوں نے شعائر اللہ کی عظمت نہیں کی اور خدا تعالیٰ کے اس واجب التکریم مہمان ماہ رمضان کو بڑی حقارت سے دیکھا۔ اس قدر آسانی کے مہینوں میں رمضان کا آنا ایک قسم کا معیار تھا اور مطیع و عاصی میں فرق کرنے کے لئے یہ روزے میزان کا حکم رکھتے تھے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے آسانی تھی۔ سلطنت نے ہر قسم کی آزادی دے رکھی ہے۔ طرح طرح کے پھل اور غذائیں میسر آتی ہیں۔ کوئی آسائش و آرام کا سامان نہیں، جو آج مہیا نہ ہو سکتا ہو۔

(ملفوظات جلد اول ص 317,316)

انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں احتیاط

حضرت خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''اب اس طرح کا کام، بری عورتوں والا، انٹرنیٹ نے بھی شروع کر دیا ہے۔ جرمنی وغیرہ میں اور بعض دیگر ممالک میں ایسی شکایات پیدا ہوئی ہیں کہ بعض لوگوں کے گروہ بنے ہوئے ہیں جو آہستہ آہستہ پہلے علمی باتیں کر کے یا دوسری باتیں کر کے چارہ ڈالتے ہیں اور پھر دوستیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر غلط راستوں پر ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مَیں متعدد بار انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں احتیاط کا کہہ چکا ہوں۔ بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ باپوں کی بھی ذمہ داری ہے، یہ ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں بچوں کو ہوشیار کریں۔ خاص طور پر بچیوں کو۔ اللہ تعالیٰ ہماری بچیوں کو محفوظ رکھے۔ تو ملازم رکھنے ہوں یا دوستیاں کرنی ہوں جس کو آپ اپنے گھر میں لے کر آرہے ہیں اس کے بارہ میں بہت چھان بین کر لیا کریں۔ آج کل کا معاشرہ ایسا نہیں کہ ہر ایک کو بلا سوچے سمجھے اپنے گھر میں لے آئیں۔ یہ قرآن کا حکم ہے اور اس پر عمل کرنے میں ہی ہماری بھلائی ہے۔''

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 92، 93)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

احباب جماعت محتاط رہیں

مکرم امیر صاحب ضلع سیالکوٹ نے اطلاع دی ہے کہ

محمد سعید طاہر ولد محمد اقبال صاحب لوگوں کو بیرون ملک بھجوانے اور کاروبار میں شراکت کا جھانسہ دے کر بھاری رقوم ہتھیا چکا ہے۔ احباب جماعت محتاط رہیں

(ناظر امور عامہ)

سانحہ لاہور دنیا بھر کی طرف سے مذمت

اخبار جنگ اپنے اداریہ میں لکھتا ہے۔

لاہور کے علاقہ ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو میں جمعہ کے دن دستی بموں اور آتشیں اسلحہ سے لیس دہشت گردوں کے قادیانیوں کی دو عبادت گاہوں پر حملے میں 80 افراد ہلاک اور 150 سے زائد زخمی ہوگئے۔ جاں بحق ہونے والوں میں نجی ٹی وی کا ایک صحافی بھی شامل ہے۔ بعض ذرائع کے مطابق ہلاک ہونے والوں کی تعداد 74 جبکہ بعض دیگر ذرائع کے مطابق 100 سے زائد ہے۔ زخمیوں میں دو ایس پی بھی شامل ہیں ان حملوں میں درجنوں گاڑیاں اور موٹر سائیکلیں بھی تباہ ہوگئیں۔ ماڈل ٹاؤن میں ایک زخمی سمیت 2 ملزمان کو گرفتار کرلیا گیا جبکہ گڑھی شاہو میں تین حملہ آوروں کے سر بھی مل گئے ہیں۔ سی بلاک ماڈل ٹاؤن میں دہشت گردوں نے اندر داخل ہونے سے پہلے سیکیورٹی گارڈ کو بھی ہلاک کر دیا تاہم عبادت میں مصروف نوجوانوں نے ان دونوں کو دبوچ کر خودکش حملے سے روک دیا۔ بعض ذرائع کے مطابق طالبان نے اس حملے کی ذمہ داری قبول کرلی ہے ان دونوں واقعات کے بعد لاہور کی تمام مارکیٹیں بند کردی گئیں۔ لوگ گھروں میں محصور ہوگئے اور معمولات زندگی درہم برہم ہوکر رہ گئے شہریوں میں جان و مال کے عدم تحفظ کے احساس میں زبردست اضافہ دیکھنے میں آیا۔ ان عبادت گاہوں کے اندر جن کے عزیز واقارب تھے وہ باہر کھڑے دھاڑیں مار مار کر روتے رہے۔ لاہور کے بعض سرکاری ہسپتال زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں بعض اطلاعات کے مطابق ہلاک ہونے والوں میں دو ریٹائرڈ جنرل بھی شامل ہیں۔

جمعہ کے دن کے موقع پر لاہور میں رونما ہونے والے اس سانحہ نے دنیا بھر میں پاکستان کی ساکھ کو بری طرح نقصان پہنچایا ہے۔ مختلف مذہبی اور سیاسی جماعتوں اور فلاحی تنظیموں کے علاوہ عوامی حلقوں کی طرف سے بھی ان ہر دو واقعات کی شدید مذمت کرتے ہوئے جہاں اسے حکومت کی نااہلی اور ناکامی قرار دیا گیا ہے وہاں ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ اسلام اس قسم کے واقعات کی ہرگز اجازت نہیں دیتا، ایسے حملے قابل مذمت ہیں جو ملک کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ اقلیتوں کے ساتھ حسن سلوک اسلامی تعلیمات میں شامل ہے اور کسی بھی مذہب کی عبادت گاہوں اور ان کے حقوق کا تحفظ حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یہ حملے ایک گھناؤنی سازش کا حصہ ہیں اور ان میں وہ لوگ ملوث ہیں جو اقلیتوں کو مسلمانوں سے لڑانا چاہتے ہیں۔ اس لئے حکومت کو شہریوں کے جان و مال کے تحفظ اور امن وامان کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے یہ انسانیت کا قتل ہے جس کی اسلام میں ہرگز کوئی گنجائش نہیں۔ اخباری اطلاعات کے مطابق سی آئی ڈی پنجاب نے وزارت داخلہ، آئی جی پنجاب، ہوم سیکرٹری پنجاب اور سی سی پی او لاہور کے نام 7 اپریل کو لکھے گئے ایک خط میں ان متوقع حملوں کی اطلاع دے دی تھی اس کے باوجود لاہور پولیس نے فول پروف انتظامات نہیں کئے جس کے باعث اتنا بڑا سانحہ رونما ہوا اور جس سے حکومت کی ناکامی کا تاثر بھی کھل کر سامنے آیا۔ بانی پاکستان حضرت قائداعظمؒ نے بھی ہمیشہ اقلیتوں کے حقوق اور جان و مال کے تحفظ کی بات کی ہے اور سی آئی ڈی کی طرف سے قبل از وقت ان حملوں کی اطلاع کے باوجود حکومت اور بالخصوص قانون نافذ کرنے والے ادارے کی طرف سے کوئی مؤثر قدم نہ اٹھانے کے خلاف عوامی حلقوں کی طرف سے شدید غم وغصہ کا اظہار ایک فطری امر ہے۔ یہ امر بھی باعث تشویش ہے کہ حکومت کے تمام تر دعووں کے باوجود دہشت گرد یہاں پہنچے اور اپنے منصوبے مکمل کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں اس پس منظر میں ضرورت اس امر کی ہے کہ تحقیقات میں اس پہلو کو محور کی حیثیت دی جائے کہ سیکیورٹی پر مامور اہلکار دہشت گردوں کے حملے کے وقت کہاں تھے، ان میں سے بعض اہلکاروں کے بھاگ جانے کی اطلاعات بطور خاص باعث تشویش ہیں۔ جہاں حفاظتی چوکیاں قائم کی گئی ہیں وہاں ایسے انتظامات بھی ہونے چاہئیں کہ ضرورت پڑنے پر مزید کمک طلب کی جاسکے۔ اس کے لئے مختلف چوکیوں کے درمیان روابط قائم کرنے کا بندوبست کرنا بھی ناگزیر ہے۔

اس المناک سانحہ سے پاکستان کے دشمنوں کو اسلام دہشت گردوں کا مذہب اور مسلمانوں کو دہشت گرد قرار دینے والوں کو پھر یہ موقع ملے گا کہ وہ پاکستان میں انتہا پسندی اور دہشت گردی کے بارے میں اپنے شکوک و شبہات کا کھل کر اظہار کریں اور یہ مؤقف اختیار کریں کہ اسلام میں تحمل اور برداشت کا مکمل فقدان ہے۔

اس پس منظر میں ہمارا پھر ایک مرتبہ حکومت کے لئے یہ صائب اور مخلصانہ مشورہ ہے کہ وہ بلاتاخیر تمام مذہبی مکاتب فکر کے علماء، انسانی حقوق کی تنظیموں، ممتاز شخصیات، دانشوروں، سیاسی مبصرین اور تجزیہ نگاروں سے وسیع تر مشاورت کا اہتمام کرے اور لاہور میں رونما ہونے والے اس المناک سانحہ کے علاوہ ملکی سطح پر جاری دہشت گردی کے اسباب ومحرکات پر ان کے خیالات و نظریات کی روشنی میں اس صورتحال سے نمٹنے کے لئے آئندہ کے لئے لائحہ عمل طے کرنے پر غور کرے۔ اس لئے کہ لاہور میں رونما ہونے والا یہ سانحہ دہشت گردی کا ایک نیا انداز ہے جس میں ایک غیر مسلم اقلیت کو نشانہ بنایا گیا ہے گویا دہشت گردوں نے ایک نیا ہدف تلاش کرلیا ہے جس سے یہ خدشہ بھی جنم لے رہا ہے کہ مستقبل میں دوسری اقلیتوں کو بھی اس طرح نشانہ بنانے کی منصوبہ بندی پاکستان کی ساکھ کو بری طرح متاثر کرے گی۔ ملک کی مزید بدنامی ہوگی اور شہریوں میں جان و مال کے عدم تحفظ کے احساس میں ہونے والا اضافہ معمولات زندگی کو نہ صرف درہم برہم کر کے رکھ دے گا بلکہ حکومت اور امن و امان کے ذمہ داروں پر عوام کا رہا سہا اعتماد بھی متزلزل ہوکر رہ جائے گا یہ صورتحال عوام کو ایک اذیت ناک صورتحال سے دوچار کرے گی اور خود حکومت کا اقتدار بھی خطرے میں پڑ جائے گا۔ (جنگ 30 مئی 2010ء)

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

15 / اگست 2010ء

12:35am	عربی سروس
1:35am	بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05am	درس القرآن
4:40am	تلاوت
6:20am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
6:55am	یسرنا القرآن
7:10am	تلاوت
9:20am	درس القرآن
11:00am	تلاوت، درس حدیث
1:00pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
2:40pm	انڈونیشن سروس
3:55pm	درس القرآن
5:30pm	تلاوت اور درس حدیث
5:45pm	بنگلہ سروس
7:20pm	سیرت النبی ﷺ
8:00pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
9:20pm	رمضان کے بارے میں پروگرام
11:00pm	عالمی خبریں
11:20pm	تلاوت قرآن کریم

16 / اگست 2010ء

12:15am	عربی سروس
2:30am	درس القرآن
4:20am	تلاوت
5:00am	ایم۔ ٹی۔ اے عالمی خبریں اور خبرنامہ
5:40am	تلاوت قرآن کریم
6:05am	درس حدیث
8:40am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
10:05am	سیرت النبی ﷺ
11:00am	تلاوت ، درس حدیث اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:05pm	تقاریر جلسہ سالانہ
3:00pm	انڈونیشن سروس
4:05pm	درس القرآن
5:30pm	تلاوت
5:40pm	درس حدیث
6:05pm	زندہ لوگ (ڈاکومینٹری)
6:40pm	بنگلہ سروس
7:45pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جولائی 2009ء
8:45pm	خبرنامہ
9:00pm	راہ ہدیٰ
10:45pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:00pm	سیرت صحابیات رسول اللہ ﷺ
11:35pm	تلاوت قرآن کریم

17 / اگست 2010ء

12:30am	عربی سروس
2:30am	درس القرآن
3:50am	تلاوت
5:00am	عالمی خبریں
5:30am	درس حدیث
5:45am	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
6:15am	درس القرآن
7:30am	خبرنامہ
7:35am	تلاوت
8:35am	سیرت صحابیات رسول اللہؐ
9:10am	سائنس اور میڈیسن ریویو
9:35am	رمضان کے بارے پروگرام
10:40am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:00am	تلاوت، درس ملفوظات
1:00pm	ان سائیٹ اور سائنس اور میڈیسن ریویو
1:35pm	گلشن وقف نو
2:45pm	انڈونیشین سروس
3:50pm	درس القرآن
5:55pm	تلاوت
6:10pm	سائنس اور میڈیسن ریویو
6:40pm	بنگلہ پروگرام
7:40pm	خدام الاحمدیہ اجتماع
8:10pm	گلشن وقف نو
8:50pm	سیرت النبی ﷺ
11:00pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20pm	تلاوت قرآن کریم

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب

رمضان المبارک کی جاری وساری برکات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک اپنی برکتوں اور رحمتوں کے جلو میں آیا اور گزر گیا۔ ہر ایک نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق روزے رکھے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور اس کا قرب حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کی کوشش میں لگا رہا۔ تلاوت قرآن کریم میں مشغول رہا۔ نماز باجماعت کی ادائیگی ہمت اور ایک عزم کے ساتھ کرتا رہا۔ حتی الوسع تہجد پڑھنے کی کوشش بھی کی خدا سے مناجات کیں، دعائیں کیں، اور ذکرِ الٰہی کثرت کے ساتھ کرنے کی کوشش کی۔ غریبوں، ناداروں، بیواؤں یتیم اور بے سہارا لوگوں کی مدد کی، ان کے دکھ سکھ کو بانٹا، ان کی حاجات کو پوری کرنے کی کوشش میں لگا رہا۔ گالی گلوچ سے پرہیز کیا، فضول اور لغو باتوں سے کنارہ کیا اور شیطان کو جکڑ کر رکھا۔ اور تقویٰ جو کہ عین رمضان کا مقصد تھا کو حاصل کرنے کی بھرپور جدو جہد اور کوشش کی۔

اللہ تعالیٰ ہر ایک کا رمضان المبارک میں کیا ہوا مجاہدہ قبول فرمائے اور اس کے لئے دین و دنیا میں بھلائیوں کے سامان پیدا فرمائے، آمین۔

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ایک مرتبہ منبر پر کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی پھر فرمایا: اعمال کا دارومدار ان کے انجام پر ہے اور اس بات کو آپ نے تین مرتبہ دہرایا۔

اب جب کہ رمضان المبارک اپنے اختتام کو پہنچ گیا ہے اس کے مبارک اثرات ختم نہیں ہونے چاہئیں۔ آیئے ایک بار پھر دیکھیں کہ رمضان کے آنے کی غرض وغائت کیا تھی اور اس کے آنے کا کیا مقصد اور فائدہ تھا۔ اور ہمیں رمضان کیا پیغام دے کر گیا ہے؟

رمضان کا پہلا پیغام

اس ضمن میں جب ہم قرآن کریم پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ رمضان المبارک کی افادیت میں اللہ تعالیٰ نے "لعلکم تتقون" (سورۃ البقرہ) کے الفاظ فرمائے ہیں۔ یعنی روزوں سے تقویٰ حاصل ہوتا ہے۔ تقویٰ کہتے ہیں شیلڈ کو جو کہ حفاظت کے کام آتی ہے۔ گویا کہ روزے ڈھال بن جاتے ہیں۔ اس سے خدا کی محبت نصیب ہوتی ہے۔ تو کیا رمضان کے بعد ہم تقویٰ کی شیلڈ اتار کر پھینک دیں گے؟ نہیں بلکہ ہرگز نہیں۔ اگر رمضان کو ایک درخت سے تشبیہ دیں تو اب اس کو تقویٰ کے پھل لگنے چاہئیں۔ رمضان میں تو انسان تقویٰ اختیار کرتا ہی ہے یعنی برائیوں سے بچتا اور خدا کے نزدیک ہوتا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ رمضان کے بعد اس کا کتنا اثر ہم پر باقی رہتا ہے۔ کیا ہم میں تقویٰ موجود ہے اور پہلے سے بڑھ کر ہے۔ رمضان نے ہمیں مزید کتنا تقویٰ عطا کیا ہے۔ اس تقویٰ کی جھلک ہمارے اعمال میں اب زیادہ نظر آنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"پس ہمیشہ دیکھنا چاہئے کہ ہم نے تقویٰ و طہارت میں کہاں تک ترقی کی ہے؟ اس کا معیار قرآن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے متقی کے نشانوں میں ایک یہ بھی نشان رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو مکروہاتِ دنیا سے آزاد کر کے اس کے کاموں کا خود کفیل ہو جاتا ہے جیسے کہ فرمایا۔ " وَمَن یَتَّقِ اللّٰہ ... (الطلاق 3-4)

جو شخص خدا تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر ایک مصیبت میں اس کے لئے راستہ مخلصی کا نکال دیتا ہے اور اس کے لئے ایسے روزی کے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ اس کے علم و گمان میں نہ ہوں۔ یعنی یہ بھی ایک علامت متقی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو نابکار ضرورتوں کا محتاج نہیں کرتا۔ مثلاً ایک دوکاندار یہ خیال کرتا ہے کہ دروغگوئی کے سوا اس کا کام ہی نہیں چل سکتا۔ اس لئے وہ دروغگوئی سے باز نہیں آتا اور جھوٹ بولنے کیلئے وہ مجبوری ظاہر کرتا ہے۔ لیکن یہ امر ہرگز سچ نہیں خدا تعالیٰ متقی کا خود محافظ ہو جاتا اور اسے ایسے مواقع سے بچا لیتا ہے جو خلافِ حق پر مجبور کرنے والے ہوں۔ یاد رکھو جب اللہ تعالیٰ کو کسی نے چھوڑا تو خدا نے اسے چھوڑ دیا جب رحمان نے چھوڑ دیا تو ضرور شیطان اپنا رشتہ جوڑے گا...... خدا کے کلام سے پایا جاتا ہے کہ متقی وہ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں وہ مغرورانہ گفتگو نہیں کرتے، ان کی گفتگو ایسی ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے، ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہئے جس سے ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے جو تقویٰ کرے گا وہ مقام اعلیٰ کو پہنچے گا...... اس لئے ضرورت ہے کہ سب سے پہلے اپنے دل اور دماغ سے کام لیں اور نفوس کا تزکیہ کریں، راستبازی اور تقویٰ سے خدا تعالیٰ سے امداد اور فتح چاہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کا ایک اٹل قانون اور مستحکم اصول ہے اور اگر...... صرف قیل وقال اور باتوں سے مقابلہ میں کامیابی اور فتح پانا چاہیں تو یہ ممکن نہیں اللہ تعالیٰ لاف وگزاف اور لفظوں کو نہیں چاہتا وہ تو حقیقی تقویٰ کو چاہتا اور سچی طہارت کو پسند فرماتا ہے جیسا کہ فرمایا۔ ان اللّٰہ مع الذین اتقوا......" (النحل:129)

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 8، 23، 38)

رمضان کا دوسرا پیغام

رمضان المبارک کے ضمن میں ہی اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے "انی قریب" میں اپنے مومن بندے کے بالکل قریب ہو جاتا ہوں۔ اس کی دعائیں سنتا ہوں۔ اس کی دعائیں قبول کرتا ہوں۔ اس کی دعاؤں اور مناجات کا جواب دیتا ہوں۔ اور یہی اس کے قرب کی ایک علامت اور نشانی ہے۔

جس شخص کو رمضان میں 29 یا 30 دن مسلسل اور متواتر دعائیں کرنے کی عادت پڑ جائے۔ تو رمضان کے بعد دعا کی عادت ختم نہیں ہو جانی چاہئے۔ بلکہ اس کو مستقل عادت بنا لینی چاہئے۔

"انسان کی فطرت ایسی ہے کہ اگر کوئی سائل یا حاجت مند بار بار اس کے پاس آتا رہے تو وہ بیزار ہو جاتا ہے حتیٰ کہ تنگ ہو کر یہاں تک کہہ دیتا ہے کہ بھائی تو نے تو میرا ناک میں دم کر دیا ہے اور مانگنے چلے آئے ......لیکن خدا تعالیٰ کی یہ ایک عجیب صفت ہے کہ ساری عمر دن رات اس سے مانگے جاؤ مگر وہ مانگنے سے ناراض نہیں ہوتا۔

ایک فقیر نہیں لاکھوں کروڑوں فقیر دن رات کے ہر وقت اور ہر لحظہ میں اس کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔ مگر اس کی آنکھ پر میل نہیں آتا' نہ وہ اکتاتا ہے' نہ تنگ ہوتا ہے' نہ بیزار۔

یہ اللہ تعالیٰ کی ایک صفت "الصبور" ہے۔ یعنی سائلوں سے تنگ نہ آنے والا اور نہ ان سے اکتانے والا بلکہ ہر پیچھے پڑنے والے کی بار بار کی پکار کو سہنے والا عالی حوصلہ خداوند۔ یہ اس کا حوصلہ اور صبر ہے کہ نہ آزردہ ہوتا ہے، نہ برا کہتا ہے، نہ جھڑکتا ہے، نہ ان کو کسی قسم کی تکلیف پہنچاتا ہے اور سوال کرنے میں بندہ جو بے احتیاطیاں اور زیادتیاں کرتا ہے اسے برداشت کرتا چلا جاتا ہے اور ان پر صبر کرتا ہے۔ بلکہ جتنا کوئی مانگے اتنا ہی اس سے خوش ہوتا ہے۔ پس یہ بھی صبور کے ایک معانی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کون ہے جو یہ نمونہ صبر اور عالی حوصلگی کا دکھا سکے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔"

(مضامین حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب جلد اوّل صفحہ نمبر 254)

پس رمضان کے گزرنے کے ساتھ دعاؤں میں مزید اضافہ کریں۔ مانگیں، اور مانگیں، خوب مانگیں وہ خدا بہت دے گا۔

رمضان کا تیسرا پیغام

رمضان المبارک میں عام طور پر دیکھنے میں آتا ہے کہ بیوت الذکر نمازیوں سے بھرنے لگتی ہیں۔ وہ اپنے ہر قسم کے کاموں کا حرج کر کے بھی بیت الذکر میں نماز باجماعت کی ادائیگی کے لئے پہنچتے ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نماز با جماعت ہی فرض قرار دی ہے اور احادیث نبویہ میں نماز با جماعت کا ثواب 27 گنا سے بھی زیادہ بیان ہوا ہے۔ اس لئے ایک مومن کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ رمضان المبارک میں نماز باجماعت ادا کرے اور بہت حد تک اس میں اسے کامیابی بھی ہوتی ہے۔

آنحضرت ﷺ کی ایک حدیث ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

کہ شہروں میں سب سے محبوب جگہ اللہ تعالیٰ کو اس کی مساجد ہیں اور شہروں میں سب سے ناپسندیدہ جگہیں خدا تعالیٰ کے حضور میں اس کے بازار ہیں۔

پس خدا تعالیٰ نے جو نماز با جماعت کی بیوت الذکر میں ادائیگی کی توفیق ارزاں دی وہ جاری رہنی چاہئے اور کوشش کر کے بیوت الذکر کو آباد رکھنا چاہئے، مغربی معاشرے میں خصوصاً امریکہ جیسے ماحول میں جہاں انسان ہر وقت مشین کی طرح کام کر رہا ہے۔ اسے خدا تعالیٰ کے لئے ضرور وقت نکالنا چاہئے۔ کیونکہ نماز باجماعت انسان کے اعمال اور اخلاق پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ اور بچوں کے اندر اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے انہیں بیوت الذکر میں لے کر جانے کی ضرورت ہے تا کہ انہیں خدا کی محبت نصیب ہو اور معاشرہ میں دوسرے لوگوں سے مل کر ان کی تربیت ہو۔

ہفتہ اور اتوار کو بچوں کو سکولوں سے چھٹی ہوتی ہے والدین کو چاہئے کہ انہیں نمازِ فجر کے لئے جگائیں اور بیت الذکر لے کر جائیں۔ اسی طرح شام کی نمازوں کا اہتمام بھی کرنا چاہئے۔ اور اگر واقعۃً آپ بیت الذکر سے بہت دور ہیں اور آنا ممکن نہیں تو گھر ہی میں اپنے بیوی بچوں کے ساتھ نماز باجماعت کا اہتمام کریں اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ضمانت ہے کہ جو خدا کے گھروں کو آباد کرے گا خدا اس کے گھر کو آباد رکھے گا۔

رمضان المبارک کا چوتھا پیغام

رمضان المبارک کا قرآنِ کریم کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ اس مبارک مہینہ میں قرآنِ کریم کا نزول شروع ہوا تھا۔ چنانچہ مومن اس مبارک مہینہ میں کثرت کے ساتھ تلاوت کرتے اور خدا تعالیٰ کے احکامات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی مقصد تلاوت کا ہے۔

اس لئے رمضان المبارک کے بعد بھی دوستوں، احباب اور مرد وخواتین کو قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے رہنا چاہئے، کیونکہ "جو لوگ قرآنِ کریم کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔" اور عزت دینے کے معانی یہی ہیں کہ قرآنِ کریم کو سوچ سمجھ کر پڑھا جائے اور اس کے احکامات کو عملی طور پر اپنی زندگی کا حصہ بنایا جائے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"کس قدر ظلم ہے کہ (......) کے اصولوں کو چھوڑ کر قرآن کو چھوڑ کر جس نے ایک وحشی دنیا کو انسان اور انسان سے باخدا انسان بنایا۔ ایک دنیا پرست قوم کی پیروی کی جائے جو لوگ (......) کی بہتری اور زندگی مغربی دنیا کو قبلہ بنا کر چاہتے ہیں وہ کامیاب نہیں ہو

سکتے کامیاب وہی لوگ ہوں گے جو قرآن کریم کے ماتحت چلتے ہیں۔ قرآنِ کریم کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے۔ اور ایسی کامیابی ایک خیالی امر ہے جس کی تلاش میں لوگ لگے ہوئے ہیں۔ صحابہ کا نمونہ اپنے سامنے رکھو، دیکھو انہوں نے جب پیغمبر خدا ﷺ کی پیروی کی اور دین کو دنیا پر مقدم کیا تو وہ سب وعدے جو اللہ تعالیٰ نے ان سے کئے تھے پورے ہو گئے...... رسول کریم ﷺ کی اطاعت میں گم ہو کر وہ پایا جو صدیوں سے ان کے حصے میں نہ آیا تھا۔ وہ قرآنِ کریم اور رسول کریم ﷺ سے محبت کرتے تھے اور ان ہی کی اطاعت اور پیروی میں دن رات کوشاں تھے۔"

رمضان کا پانچواں پیغام

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے رمضان المبارک کے بارے میں فرمایا "رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والا بخشا جاتا ہے اور اس ماہ اللہ سے مانگنے والا کبھی نادار نہیں رہتا۔" اس مبارک مہینہ میں لوگوں نے کثرت سے ذکرِ الٰہی کیا اور ذکرِ الٰہی کی ایک عادت پڑ گئی تھی اس عادت کو جاری رکھنا چاہئے۔ کیونکہ احادیث میں بھی ذکرِ الٰہی کی بڑی اہمیت بیان ہوئی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہے اور وہ گھر جن میں خدا تعالیٰ کا ذکر نہیں ہوتا ان کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔
(مسلم)

بخاری کتاب الدعوات میں یہ روایت بھی آتی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ "ذکرِ الٰہی کرنے والے اور ذکرِ الٰہی نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی طرح ہے۔ یعنی جو ذکرِ الٰہی کرتا ہے وہ زندہ ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ ہے۔"

کتابوں میں باقاعدگی اور التزام سے ذکر کرنے والے ایک بزرگ کا قصہ لکھا ہے کہ انہیں اپنے زمانہ کے ایک بہت بڑے بزرگ سے ملاقات کرنے کا اشتیاق پیدا ہوا اور وہ اس بزرگ شخصیت کے شہر کی طرف روانہ ہوئے۔ سفر کر کے وہ رات کے وقت ایسی جگہ پہنچے جہاں سے اس ربانی بزرگ کی جائے رہائش زیادہ دور نہیں تھی۔ ان صاحب نے سوچا کہ رات کو مزید سفر کرنا اور دیر سے جا کر اس بزرگ کے معمولات میں مخل ہونا مناسب نہیں لہٰذا انہوں نے ایک مسجد میں ہی رات گزاری۔ رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ ممتاز شخصیت جس کی ملاقات کی خاطر انہوں نے اتنا لمبا اور کٹھن سفر کیا تھا اس رات وفات پا گئے ہیں۔ صبح بیدار ہونے پر انہیں بے حد قلق ہوا کہ منزل کے عین قریب پہنچ کر وہ ملاقات کی سعادت سے محروم رہ گئے۔ انہیں اس اضطراب میں دیکھ کر ایک نمازی نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے بڑے دکھ سے بیان کیا کہ اس ربانی شخصیت کی ملاقات کی نیت سے سفر پر نکلے تھے لیکن انہیں ان کی وفات کی خبر بذریعہ خواب ملی ہے وہ نمازی انہیں تسلّی دیتے ہوئے بولا کہ وہ ہرگز ملال نہ کریں وہ اس بزرگ شخصیت سے تھوڑی دیر پہلے مل کر آیا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ سلامت ہیں۔ یہ صاحب عجیب کشمکش کی حالت میں فوراً ان کے پاس حاضر ہو گئے اور ان سے اپنی خواب کا ذکر کیا خواب سن کر اس بزرگ شخصیت نے کہا کہ ایک لحاظ سے تو آپ کا خواب درست ہے۔ میں ہر روز رات کو سونے سے پہلے مقررہ ذکرِ الٰہی کیا کرتا ہوں لیکن گزشتہ رات میں دوسری مصروفیات کی وجہ سے معمول کا ذکر کئے بغیر ہی سو گیا۔ تو گویا میں اس رات کو روحانی طور پر مر گیا تھا کیونکہ ذکر سے محروم شخص کی مثال مردہ کی سی ہے۔

پس رمضان میں جو ذکرِ الٰہی کی عادت پڑی،

رحمٰن ملک لاہور کے مقتل میں

اسد اللہ غالب اپنے کالم انداز جہاں میں لکھتے ہیں۔

لاہور وفاقی حکومت کے لئے نوگرا ایریا ہے، لیکن رحمٰن ملک وزیر داخلہ کے طور پر اتوار کو یہاں آئے تو شہ سرخیوں کا موضوع بنے۔ میں نے ہمیشہ رحمٰن ملک کی جرأت اور دلیری کی داد دی ہے۔ اب لاہور میں انہوں نے اپنی اسی صفت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اب تک کوئی بھی حکومتی اہلکار دہشت گردی کا نشانہ بننے والے مقامات پر پہنچا ہے تو وہ یہی رحمٰن ملک ہیں۔ ورنہ باقی حکومتی شخصیات نے ہسپتالوں میں زخمیوں کے عیادت تک خود کو محدود رکھا ہے۔ قادیانیوں کے مراکز میں قدم رکھنا الزامات کو دعوت دینے کے مترادف ہے، کسی قادیانی سے انفرادی طور پر ملنا بھی گناہ کبیرہ سمجھا جاتا ہے۔ چند روز پہلے لاہور میں ایک محکمے کے سربراہ نے کالم نویسوں کے لئے بریفنگ کا اہتمام کیا تو مجھے ایک فون کرنے والے نے کہا کہ جن صاحب نے آپ اور دیگر کالم نویسوں کو مدعو کیا ہے، وہ قادیانی ہیں اور انہوں نے آپ لوگوں کے نام پر دو کروڑ روپے بھی تقسیم کرنے کے لئے سرکاری خزانے سے نکلوائے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اس طرح کے فون باقی کالم نویس حضرات کو بھی موصول ہوئے ہوں گے، میں نے کسی کالم نویس کا اس بریفنگ کے بارے میں کوئی کالم نہیں پڑھا یا چھپا ہو تو میری نظر سے نہیں گزرا۔ میرا خیال ہے کہ فون کال کرنے والے حضرت کامیاب رہے اور اگر کوئی کسر باقی تھی تو گزشتہ جمعہ کے روز پوری ہو گئی۔ قادیانی حضرات کے دو مراکز کو خون میں نہلا دیا گیا۔ میں عام طور پر اپنے دفتر میں ماڈل ٹاؤن کے راستے آتا جاتا ہوں، جمعہ کے روز ہاکی گراؤنڈ کی سڑک بند ہوتی ہے اور ارد گرد کی سڑکوں پر گاڑیوں کی طویل پارکنگ نظر آتی ہے۔ میں سوچتا ہی رہ جاتا ہوں کہ کسی سے پوچھوں کہ یہاں کیا سرگرمی ہو رہی ہے، لیکن پھر دائیں بائیں سے مڑ کر اپنے دفتر کی راہ لیتا ہوں۔ آج کل کے ماحول میں دخل در معقولات کی کیا ضرورت! گزشتہ جمعہ کی سہ پہر کو مجھے واپڈا ہاؤس پہنچنا تھا، اس لئے سیدھے فیروز پور روڈ سے گزرا، ماڈل ٹاؤن موڑ، کلمہ چوک، نہر کی سڑک اور مال روڈ پر ہنگامی امداد کی گاڑیوں کی بہت زیادہ نقل و حرکت دیکھ کر میں چونک گیا، واپڈا ہاؤس پہنچا تو پیپکو کے کرنل سجاد نے بتایا کہ لاہور میں دو مقامات پر دہشت گردی کا ارتکاب ہوا ہے۔ ہم ٹی وی سکرین کے سامنے دم سادھے بیٹھ گئے۔ ایم ڈی پیپکو طاہر بشارت چیمہ کے دفتر پہنچے تو وہاں ٹی وی سکرین سے خون ابلتا نظر آیا، چند گھنٹوں کے اندر ایک سو سے زائد انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا تھا۔ یہ دہشت گردی کی ایک سفاک ترین واردات تھی۔ صوبائی دارالحکومت پر سناٹا طاری ہو گیا۔ شہر کی سڑکوں پر ہو کا عالم تھا اور "زندہ دلان" لاہور گھروں میں دبک کر رہ گئے تھے۔

عام طور ر ہمارے اخبارات، دہشت گردی کا نشانہ بننے والوں کو شہید لکھتے ہیں، چند اخبارات محض جاں بحق پر اکتفا کرتے ہیں، لیکن اس واردات کا نشانہ بننے والوں کے لئے سبھی نے "ہلاک" کا لفظ استعمال کیا۔ میرے ایک ہی قادیانی جاننے والے ہیں، میں نے ان کا فون ملایا اور خیریت دریافت کی، ابھی تک میرے اندر ماڈل ٹاؤن کی ہاکی گراؤنڈ کی سڑک سے گزرنے کی تاب نہیں۔ مگر رحمان ملک لاہور آئے، وہ وفاقی وزیر داخلہ ہیں، لاہور میں امن و امان براہ راست ان کی ذمہ داری نہیں، لیکن اخلاقی حیثیت سے ان کا فرض بنتا تھا کہ وہ اس قیامت کا سامنا کرنے والوں کی خبر گیری کریں۔ وہ ماڈل ٹاؤن اور گڑھی شاہو بھی گئے اور ہسپتالوں میں داخل زخمیوں کے سرہانے بھی پہنچے۔ زخمیوں اور ان کے اہل خانہ نے بپھرے ہوئے جذبات کا اظہار بھی کیا۔ رحمٰن ملک نے حوصلے اور تحمل سے ان کا احتجاج سنا۔

اخبار نویس وزیر داخلہ کے تعاقب میں رہے۔ رحمٰن ملک بھی دل کی بات زبان پر لے آئے۔ انہوں نے اس حادثے کی بھرپور مذمت کی۔ اخبار نویسوں نے ایسے سوالات کئے جن کا مقصد وزیر داخلہ کے منہ سے پنجاب حکومت کے خلاف ردعمل لینے کے سوا کچھ نہ تھا، لیکن وزیر داخلہ ان کے جال میں نہیں پھنسے۔ انہوں نے قیام امن کے لئے پنجاب حکومت کے اقدامات پر اطمینان کا اظہار کیا۔ دہشت گردوں سے پنجاب حکومت کے رابطوں کی تردید کی اور ان کا ثبوت مانگا۔ وزیر اعلیٰ شہباز شریف کی گورننس کی توصیف کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ان کی بھرپور امداد اور تعاون سے وفاقی حکومت پنجاب میں دہشت گردوں کے خاتمے کے لئے کارروائی کے لئے تیار ہے۔

پنجاب کے مقتل سے کوئی آنکھیں بند کرنا چاہتا ہے تو اس کی مرضی؛ ورنہ یہ صوبہ اور اس کا دارالحکومت دہشت گردوں کے نرغے میں ہے۔ وہ جب چاہے کسی بھی جگہ کربلا کا خونی منظر پیدا کر دیتے ہیں۔ ایف آئی اے کے دفتر پر دو بار حملہ ہوا، مناواں پولیس سنٹر کو بھی دو مرتبہ نشانہ بنایا گیا۔ ڈی آئی جی لاہور کے پہلو میں آئی ایس آئی کے دفتر کو ٹارگٹ کیا گیا۔ مال روڈ پر پاک بحریہ کے ایک دفتر میں خون کی ہولی کھیلی گئی۔ کینٹ کے علاقے آر اے بازار میں جمعہ کے وقت بے گناہ شہریوں کو شہید کیا گیا۔ جامعہ نعیمیہ میں مولانا سرفراز نعیمی کو ابدی نیند سلا دیا گیا۔ ماڈل ٹاؤن میں اب تک تین بڑی وارداتیں ہو چکی ہیں، راولپنڈی شہر میں فوجیوں کی ایک مسجد کو نماز جمعہ کے دوران ٹارگٹ کیا گیا۔ لاہور میں اقبال ٹاؤن کی مون مارکیٹ دو مرتبہ آگ اور بارود سے تباہ کی جا چکی ہے۔ خون کے اس سمندر سے آنکھیں کون اور کیونکر بند کر سکتا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب صاف کہہ چکے ہیں کہ یہ ان کی حکومت کی ناکامی نہیں، پنجاب پولیس کی ناکامی ہے اور پنجاب پولیس نے اس اعتراض پر کسی ردعمل کا اظہار نہیں کیا۔ اس کے پاس جواب ہے بھی کیا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وسائل کی کمی ہے، یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ٹریننگ نہیں ہے، تو کیا قیادت کا فقدان ہے۔ کیا عزم و ہمت کی کمی ہے۔ میں تو پولیس کو بھی دوش دینے کے لئے تیار نہیں۔ دنیا بھر کے سیکیورٹی ادارے دہشت گردوں سے نبٹنے کی صلاحیت سے محروم ہیں۔ ممبئی میں ایک درجن دہشت گردوں نے پورے بھارت کو دو دن تک مفلوج بنا کر رکھ دیا تھا، نائن الیون کے حوادث میں امریکہ کو اندھا کر دیا گیا تھا۔ سیون سیون کی دہشت گردی کے سامنے ایم آئی فائیو اور سکاٹ لینڈ یارڈ کی صلاحیتوں کا بھانڈا پھوٹ گیا۔ باقی دنیا کا کیا ذکر کیا جائے اور پاکستان کس کھیت کی مولی ہے۔ ایک فوج کا ادارہ ہے جو ایف سولہ، میزائلوں، ٹینکوں اور دور مار توپوں کی مدد سے آپریشن کرنے کی اہلیت رکھتا ہے، لیکن ایک ایک گھر پر تو بم نہیں برسائے جا سکتے اور اسی کمزوری کا فائدہ دہشت گرد اٹھا رہے ہیں۔

رحمٰن ملک کا میں کھل کر مداح ہوں، میری بدقسمتی ہے کہ وہ لاہور آئے اور میری خواہش کے باوجود ان سے ملاقات نہ ہو سکی، چند روز قبل بابر اعوان آئے تھے تو انہوں نے گورنر ہاؤس میں یاد کر لیا تھا۔ بابر اعوان اپنے شعبے میں ہمت کا مظاہرہ کر رہے ہیں، ان سے دیرینہ تعلقات ہیں اور بھائیوں کی طرح کے ہیں۔ مگر رحمٰن ملک نے تو کمال ہی کر دکھایا، انہوں نے بھارتی پراپیگنڈے کو ناکوں چنے چبوائے، ہالبروک اور ہیلری کلنٹن کا منہ بند کیا، لیکن پاکستانی میڈیا اور بعض رٹ گزار مسلسل ان کے تعاقب میں ہیں۔ اتوار کے روز ان کے بھائی کو بھی اغوا کرنے کی ناکام کوشش ہوئی۔ اب تو ان کے لئے دل سے بے ساختہ دعا نکلتی ہے!

(روزنامہ ایکسپریس یکم جون 2010ء)

اسے قائم رکھنا چاہئے۔

دعائیں اور اذکار انسان پڑھتا رہے تو اس کے لئے مفید ہیں۔ احادیث نبویہ میں اوراذکار بھی ہیں۔ روایات میں ایک اور اہم بات ذکرِ الٰہی کے متعلق ملتی ہے اور وہ یہ ہے کہ:۔

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے۔ جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہورہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے سایہ برکت سے مخمور ہو جاتی ہے۔ جب لوگ اس مجلس سے اٹھ جاتے ہیں تو وہ بھی آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں۔ ہم تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں جو تیری تسبیح کر رہے تھے، تیری بڑائی بیان کررہے تھے، تیری عبادت میں مصروف تھے اور تیری حمد میں رطب اللسان تھے اور تجھ سے دعائیں مانگ رہے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں اس پر فرشتے عرض کرتے ہیں کہ وہ تجھ سے تیری جنت مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے۔ کیا انہوں نے میری جنت دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں۔ اے میرے رب انہوں نے تیری جنت دیکھی تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے۔ ان کی کیا کیفیت ہوگی اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیں۔ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری پناہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس پر کہتا ہے وہ کس چیز سے میری پناہ چاہتے ہیں؟ فرشتے اس پر کہتے ہیں تیری آگ سے وہ پناہ چاہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کیا انہوں نے میری آگ دیکھی ہے؟ فرشتے کہتے ہیں دیکھی تو نہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان کا کیا حال ہوتا اگر وہ میری آگ کو دیکھ لیں؟ پھر فرشتے کہتے ہیں وہ تیری بخشش طلب کرتے تھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ کہتا ہے میں نے انہیں بخش دیا اور انہیں وہ سب کچھ دیا جو انہوں نے مجھ سے مانگا اور میں نے ان کو پناہ دی جس سے انہوں نے میری پناہ طلب کی اس پر فرشتے کہتے ہیں اے ہمارے رب ان میں فلاں غلط کار شخص بھی تھا وہ وہاں سے گزرا اور ان کو ذکر کرتے ہوئے دیکھ کر تماش بین کے طور پر ان میں بیٹھ گیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس کو بھی بخش دیا۔ کیونکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم اور بدبخت نہیں رہتا۔

پس ہمیں ایسا بننا چاہئے کہ دوسروں کے فیض کا ذریعہ بنیں کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کس کے پاس بیٹھنا (دینی لحاظ سے) بہتر ہے آپ ﷺ نے فرمایا ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے ہمیں خدا یاد آوے۔ جس کی باتوں سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے (اور اپنے انجام کو بہتر بنانے کے لئے تم کوشش کرنے لگو)

رمضان المبارک کا چھٹا پیغام

اس مبارک مہینہ میں احباب نے حتی الوسع کوشش کی کہ وہ غریب لوگوں کے دکھ بانٹیں، ان کی دلجوئی کریں، ان کے کام آئیں، ان کا خیال رکھیں، ان کی ضرورتوں کو پورا کریں، اور ان سے مواسات کریں۔

غرباء کی ہمدردی اور اُن کا خیال رکھنا بہت بڑی نیکی اور عبادت بھی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دِن اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا کہ اے بنی آدم میں بھوکا تھا تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا۔ وہ کہے گا اے رب العالمین سب کچھ تیرا ہے اور کھانے پینے کی احتیاج سے تو بے نیاز ہے۔ میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مرا فلاں بندہ بھوکا تھا اس نے تجھ سے کھانا مانگا اگر تو نے اسے کھلایا ہوتا تو گویا تو نے مجھے کھلایا ہوتا۔ اسی طرح پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ مجھے فلاں ضرورت تھی تو نے میری ضرورت پوری نہ کی۔ تو وہ جواب دے گا۔ رب العالمین تجھے تو اس کی ضرورت نہ تھی اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ میرے فلاں بندے کو اس کی ضرورت تھی اور تجھ سے اس نے مانگی مگر تو نے نہ دی اگر تو نے دی ہوتی تو گویا مجھے دی ہوتی۔

اس حدیث میں غرباء پروری اور غریبوں کا خیال رکھنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی رمضان میں سخاوت تیز آندھی کی طرح ہوتی تھی۔ لیکن رمضان کے علاوہ بھی آنحضرت ﷺ غرباء کا بہت خیال رکھتے تھے۔ اس لئے رمضان گزرنے کے بعد بھی یہ عادت قائم رکھنی چاہئے۔ ہمارے معاشرہ میں بیوگان ہیں، یتیم بچے ہیں، بعض کو کھانا اور کپڑے بھی میسر نہیں ہیں ان کی ضرورتوں کو پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔ بعض ایسے ہیں کہ مالی مشکلات کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کرسکتے ان کی مدد کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔

ترمذی میں یہ حدیث درج ہے۔ حضرت ابودرداء بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، کمزوروں میں مجھے تلاش کرو۔ یعنی میں ان کے ساتھ ہوں اور ان کی مدد کر کے تم میری رضا حاصل کر سکتے ہو۔ یہ حقیقت ہے کہ کمزوروں اور غریبوں کی مدد کی وجہ سے تم خدا کی مدد پاتے ہو اور اس کے حضور سے رزق کے مستحق بنتے ہو۔

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کی دیکھ بھال میں لگا رہنے والا شخص جنت میں اس طرح ساتھ ہوں گے۔ آپ ﷺ نے وضاحت کی غرض سے انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھ کر دکھایا کہ اس طرح۔

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا گھروں میں سب سے بہترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے اور گھروں میں سے بدترین گھر وہ ہے جس میں یتیم کے ساتھ برا سلوک ہوتا ہو۔

مسلم کتاب الجنائز باب الصلوٰۃ علی القبر میں ایک واقعہ درج ہے۔ جسے حضرت ابوھریرہؓ نے بیان کیا ہے۔ اور یہ واقعہ بیسیوں مرتبہ ہم نے پڑھا ہے۔ لیکن کیا غور کرکے اس کے مطابق اس کو اپنے عمل میں بھی ڈھالا ہے یا نہیں۔ وہ واقعہ یہ ہے۔

کہ ایک سیاہ فام عورت مسجد میں صفائی اور اس کی دیکھ بھال کرتی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے کئی دن تک اس کو نہ دیکھا تو آپ ﷺ نے اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ صحابہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس کی تو وفات ہوگئی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے کیوں نہ اس کی اطلاع دی۔ دراصل صحابہؓ نے اس کو معمولی انسان سمجھ کر یہ خیال کیا تھا کہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کو کیا تکلیف دینی ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے اس کی قبر دکھاؤ۔ لوگوں نے قبر بتائی تو آپ ﷺ نے وہاں جا کر اس کی نمازِ جنازہ پڑھی۔ کیا ہم بھی غرباء کے جنازوں میں شریک ہوتے اور قبرستان جا کر ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔ اصل انسانیت یہی ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان خدا رحم کرے گا۔ تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی حفاظت اور رحمت میں رکھے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ پہلی یہ کہ وہ کمزوروں پر رحم کرے، دوسری یہ کہ وہ ماں باپ سے محبت کرے، تیسری یہ کہ خادموں اور نوکروں سے اچھا سلوک کرے۔

ہمارے معاشرہ میں ان تینوں باتوں کی طرف بہت کم دھیان دیا جاتا ہے۔ بالخصوص نوکروں، خادموں، ماتحتوں اور کمزوروں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں ہوتا۔ بلکہ گھر کے بچے بھی نوکروں اور خادموں کے ساتھ بد خلقی سے پیش آتے اور ان کو کم تر انسان جانتے ہیں۔ دراصل ان کا قصور بھی نہیں۔ وہ ماں باپ اور اردگرد کے ماحول سے یہی سیکھتے ہیں۔ اگر اولاد کی اچھی تربیت ہو، اور اخلاقِ حسنہ سکھائے جائیں تو ایسا نہ ہو۔ لیکن ہمارے معاشرہ میں احساسِ کمتری اور احساسِ برتری پایا جاتا ہے۔ جس سے چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہ انسانیت کے آداب کے خلاف ہے کہ کسی انسان کی تحقیر کی جائے اور اسے کم تر خیال کیا جائے۔ انسانیت سے محبت ہی دین حق ہے بلکہ عین دین حق ہے۔

کہتے ہیں کہ ایک عالم دن دیہاڑے ہاتھ میں لالٹین لئے کچھ تلاش کر رہا تھا۔ کسی نے پوچھا بزرگ میاں! یہ کیا؟ جب دن نکلا ہوا اور خوب روشن ہے اس لالٹین کے ذریعہ آپ کیا تلاش کر رہے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میرا مسئلہ ہی یہ ہے کہ میں ہمیشہ عنقاء کی تلاش میں رہتا ہوں۔ اس وقت میں انسانیت کی تلاش میں ہوں۔ انسان تو ہر طرف نظر آتے ہیں لیکن انسانیت نہیں۔ یہ ہمارے معاشرے کا بڑا المیہ ہے!

غریب لوگوں کو گھروں میں نوکر چاکر کے طور پر رکھا جاتا ہے۔ یا اپنے روزمرہ کے چھوٹے موٹے کاموں کے لئے غرباء سے کام لیتے ہیں۔ عموماً مزدور ہر جگہ مل جاتے ہیں۔ لیکن اُن کو مزدوری دیتے وقت بہت تکلیف محسوس کی جاتی ہے۔ کام پورا کروا لیتے ہیں لیکن مزدوری دیتے وقت تاخیر سے کام لیتے ہیں یا کم ادا کرتے ہیں۔ جو کہ ایک ظلم ہے اور اللہ تعالیٰ کو ہرگز یہ باتیں پسند نہیں ہیں۔ ہمارے معاشرے میں یہ بداخلاقی بھی عام ہے کہ کام زیادہ لو اور پیسے کم دو!

آنحضرت ﷺ نے تو فرمایا مزدور کو اس کی مزدوری اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو۔ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جس نے کسی مزدور کو رکھا اور پھر اس سے پورا پورا کام لیا لیکن اس کو طے شدہ مزدوری نہ دی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن میں اس سے سخت بازپرس کروں گا۔

پس رمضان سے ایک سبق ہمیں یہ لینا چاہئے کہ ہم نے جو ان گنتی کے ایام میں غرباء کا خیال رکھا، اُن سے ہمدردی کی، اُن کو کھانوں میں شریک کیا یا ان کا کوئی دکھ تکلیف دور کیا۔ تو اب یہ سلسلہ رمضان کے جانے سے ختم نہ ہو جائے بلکہ پہلے سے بڑھ کر اس پر عمل کریں۔

رمضان کا ساتواں پیغام

آنحضرت ﷺ نے روزہ دار کے لئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ ڈھال ہے۔ پس تم میں سے جب کسی کا روزہ ہو تو نہ وہ بے ہودہ باتیں کرے نہ شور وشر کرے۔ اگر اس سے کوئی گالی گلوچ یا لڑائی جھگڑا کرے تو وہ جواب میں کہے کہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ اسی طرح ایک اور روایت ہے۔ حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اس کا بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

گویا رمضان میں ہم نے یہ سبق سیکھا ہے کہ نہ ہی گالی گلوچ کرنی ہے نہ ہی بے ہودہ باتیں۔ نہ کسی کا دل دکھانا ہے نہ ہی غیبت کرنی ہے وغیرہ۔

دنیا میں اس وقت جس قدر مسائل ہیں ان میں سے زیادہ تر زبان ہی کے پیدا کردہ ہیں۔ اسی وجہ سے ہمارے پیارے آقا حضرتِ اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص تین باتوں کی ضمانت دے دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ اور ان تین میں سے ایک ''زبان'' ہے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بلاشبہ بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا کوئی ایسا کلمہ منہ سے کہہ دیتا ہے کہ جس کی طرف اسے دھیان بھی نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کردیتا ہے (جنت میں) اور بلاشبہ کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کا کوئی ایسا کلمہ کہہ گزرتا ہے کہ اس کی طرف اس کا دھیان بھی نہیں ہوتا اور اس کی وجہ سے پھر وہ دوزخ میں گرتا چلا

جاتا ہے۔

اس حدیث میں زبان کی خوبی اور خرابی دونوں بتائی گئی ہیں کہ ایک ایک لفظ کتنا قیمتی یا ضرر رساں ہو سکتا ہے۔

انسانی جسم میں زبان کا عضو اگرچہ دیکھنے میں بہت چھوٹا ہے لیکن اس کے کرشمے بہت زیادہ ہیں اس کی خوبیاں اور خرابیاں دونوں بہت زیادہ ہیں۔

یہی زبان ہے جس سے انسان دوسروں کو نیکیوں کی طرف بلاتا ہے۔ دعوتِ الی اللہ کرتا ہے۔ خدا کا پیغام پہنچاتا ہے۔ لیکن دوسری طرف دیکھو تو کفر و شرک کی باتیں بھی اسی زبان سے ہوتی ہیں۔ جھوٹی قسم، جھوٹی گواہی بھی اسی سے ادا ہوتی ہے۔ غیبت، بہتان، چغلی اور اسی طرح دوسرے گناہ بھی اس سے سرزد ہوتے ہیں۔

حضرت لقمان حکیم سے اُن کے آقا نے کہا کہ ایک بکرا ذبح کرو اور اس کے گوشت کا وہ حصہ جو سب سے زیادہ اچھا ہو پکا کر لاؤ۔ لقمان حکیم نے دل اور زبان لیا اور پکا کر اپنے آقا کے حضور حاضر کر دیا۔ کچھ دنوں کے بعد پھر آقا نے کہا کہ بکرا ذبح کرو اور اس کے جو ناپسندیدہ اعضاء ہیں پکا کر لاؤ۔ لقمان حکیم نے دوبارہ زبان اور دل پکا کر پیش کر دیئے۔

آقا نے دریافت کیا۔ لقمان یہ کیا؟ اچھے اعضاء میں بھی تم نے دل اور زبان اور خراب اعضاء میں بھی تم نے دل اور زبان پیش کیے اس کی کیا وجہ ہے؟

لقمان نے عرض کی آقا زبان اور دل اچھے ہو جائیں تو سب کچھ اچھا ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہ دونوں گندے ہو جائیں تو سب کچھ گندا ہو جاتا ہے۔

ایک صحابی کو آنحضرت ﷺ نے نصیحت فرمائی کہ اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھو تو تم عافیت میں رہو گے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں ارشاد فرمایا ہے **وھم عن اللغو معرضون** یعنی حقیقی مومن لغو کاموں سے اور لغو باتوں سے پرہیز کرتا ہے۔ ہمارے معاشرہ میں گالی گلوچ کرنا بڑی عام بات ہے۔ بلکہ بعض لوگ اسے برا نہیں سمجھتے۔ حالانکہ یہ اخلاق اور تہذیب کے خلاف ہے کہ زبان کو گندا کیا جائے، گالی دی جائے، کسی کو برا بھلا کہا جائے۔ خاص طور پر گلی کوچوں میں بچے گندی زبان استعمال کرتے پھرتے ہیں۔ اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ہم کو یہ زیب نہیں دیتا کہ گالی گلوچ کریں اور کسی کو تحقیر کی نگاہ سے دیکھیں۔ پس رمضان میں جو روزہ سے یہ سبق لیا ہے کہ روزہ رکھ کر انسان اپنی زبان کو گالی گلوچ سے گندہ نہ کرے، زبان درازی نہ کرے، بک بک نہ کرے تو رمضان کے بعد اس کا اثر قائم رہنا چاہئے۔

مسلم میں یہ حدیث درج ہے۔ حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک مرتبہ اصحابؓ سے دریافت فرمایا کہ تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کی کہ ہم تو اسے مفلس سمجھتے ہیں کہ جس کے پاس درہم یا مال اور سامان وغیرہ نہ ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت میں بلا شبہ مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن اپنے اعمال نامہ میں نماز روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے گا لیکن ساتھ ہی اس حالت میں آئے گا کہ اس نے کسی کو گالی دی ہو گی، کسی پر تہمت لگائی ہو گی، کسی کا مال کھایا ہو گا یا کسی کا خون بہایا ہو گا، کسی کو مارا ہو گا۔ لہٰذا اس کی نیکیاں ان میں تقسیم کر دی جائیں گی۔ کچھ اِس کو دے دی جائیں گی تو کچھ اُس کو۔ اگر اس کی نیکیاں لوگوں کے حقوق ادا کرنے سے پہلے ختم ہو جائیں گی تو پھر اُن لوگوں کے گناہ اس کے سر ڈال دیئے جائیں گے اور پھر اسے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا، طعنہ زنی کرنے والا، دوسرے پر لعنت کرنے والا، فحش کلامی کرنے والا، یاوہ گو اور زبان دراز مومن نہیں ہو سکتا۔

رمضان المبارک کا آٹھواں پیغام

اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے مہینہ میں ہمیں ایک اور عظیم الشان نعمت سے نوازا اور وہ یہ کہ اس بابرکت مہینہ میں ہمارے لئے اپنی رحمت اور مغفرت اور جنت کے سب دروازے کھول دیئے۔ بلکہ اس کے علاوہ روزہ دار کے لئے ایک اضافی دروازہ ''باب الریان'' بھی کھول دیا۔ جس سے صرف روزہ دار ہی گزرے گا اور اس کے ساتھ ساتھ جہنم کے سب دروازے بند کر دیئے۔ اور شیطان کو بھی زنجیروں میں جکڑ دیا۔

بظاہر دیکھنے سے یہ بات اس طرح لگتی ہے کہ صرف رمضان میں ہی ایسا ہو گا کہ جنت کے دروازے کھل جائیں گے اور دوزخ کے دروازے بند ہو جائیں گے۔ لیکن رمضان گزرنے کے ساتھ کیا جنت کے دروازے اللہ تعالیٰ بند کر دیتا ہے اور جہنم کے پھر کھول دیتا ہے؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے خلاف ہے۔ گویا صرف ایک مہینہ میں جنت کے دروازے کھولے اور بقیہ سال کے گیارہ مہینوں میں جنت کے دوازے بند۔ اور گیارہ مہینے جہنم کے دروازے کھول دیئے گئے اور شیطان بھی آزاد ہو گیا۔

اس حدیث کا ایک مطلب یہ ہے کہ رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمت خاص جوش میں ہوتی ہے اور ہر ایک خدا تعالیٰ کو خوش کرنے اور اس کے احکامات کی بجا آوری میں مصروف نظر آتا ہے اور یہی بات جنت کے دروازوں کو کھولنے کا باعث بنتی ہے۔ ورنہ دیکھنے میں آتا ہے کہ کئی لوگ ان جنت کے دروازوں کے کھلنے کے باوجود اپنے لئے جہنم کے دروازے ہی کھول رہے ہوتے ہیں۔ اُسی طرح بے حیائیوں، بے ایمانیوں اور قتل و غارت میں ملوث رہتے ہیں جیسا کہ سارا سال ملوث رہتے ہیں۔ ایسوں کے لئے تو جنت کے دروازے نہیں کھل رہے ہوتے!

پس رمضان کے بعد جس نے رمضان سے پورا پورا فائدہ اٹھانا ہو وہ کوشش کرے کہ جہنم کے دروازے ہمیشہ ہمیش کے لئے بند ہو جائیں اور جنت کے دروازے کھلے رہیں اور شیطان اگر جکڑ دیا ہے تو اس کو دوبارہ نہ کھولیں۔

گویا ان تمام نیکیوں کو جن کی رمضان میں کرنے کی توفیق ملی جاری رکھیں۔ اور ان تمام برائیوں کو جن سے رکنے کی توفیق ملی رکے رہیں تا شیطان کے ساتھ بالکل دوستی نہ ہو۔

رمضان المبارک کا نواں پیغام

قرآنِ کریم نے ''صبغة اللّٰه'' کا فرمان جاری کیا ہے۔ جس کے معانی ہیں خدا کا رنگ اختیار کرو۔ خدا جیسا بننا تو ممکن ہی نہیں لیکن رمضان میں انسان کسی حد تک خدا تعالیٰ کی مماثلت اختیار کر لیتا ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ کھانے اور پینے کا محتاج نہیں انسان کھانے پینے سے بالکل پرہیز تو نہیں کر سکتا مگر رمضان میں کافی حد تک کھانے پینے سے الگ رہ کر اور اپنے مخصوص تعلقات سے پرہیز کر کے خدا کا رنگ اپناتا ہے۔ اسی طرح خدا سوتا نہیں۔ رمضان میں اس کا مومن بندہ اپنی نیند کم کر لیتا ہے، رات عبادت میں گزارتا ہے۔ عورتیں، بچے، بڑے بوڑھے سب سحری کے لئے جاگتے ہیں اس طرح وہ اپنی نیند کم کرتے ہیں اور جاگنے کی عادت ڈالتے ہیں۔ رمضان میں انسان ہر قسم کی برائی سے بچ کر اپنے حقوق چھوڑ کر سراسر خیر بن جاتا ہے اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی ایک حد تک مشابہت اختیار کر لیتا ہے۔

پس یہ ''صبغة اللّٰه'' جو قرآن کا فرمان ہے۔ رمضان میں انسان کو خدا کا رنگ چڑھانے کی ترغیب دیتا ہے جسے سال کے بقیہ دنوں میں بھی جاری و ساری رکھنا چاہئے۔

رمضان کا دسواں پیغام

دنیا کی اکثریت غرباء پر مشتمل ہے۔ غرباء بیچارے سارا سال تنگی اور فاقوں سے گزر اوقات کرتے ہیں۔ ایسی حالت تو ثواب کا موجب نہیں ہوتی بلکہ ہمارے پیارے آقا سرورِ کائنات آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ یعنی بعض دفعہ فقر اور محتاجی کفر پیدا کر دیتی ہے اور وہ ناشکری کے کلمات منہ پر لانا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ خدا نے ہمیں کیا دیا کہ ہم نمازیں پڑھیں اور روزے رکھیں۔ پس اگر ایسے لوگ بے صبرے نہ بنیں۔ اور انہی تنگیوں اور تنگدستیوں میں نمازیں پڑھیں دعائیں کریں اور اپنے فاقوں کو روزوں میں بدل دیں تو فاقے ان کے لئے نیکیاں بن جائیں گے اور الصوم لی و انا اجزی به کے مطابق ان کا عظیم الشان بدلہ خدائے بزرگ و برتر دے گا۔ آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر کس پر فاقے اور تنگیاں آئی ہوں گی۔ احادیث میں آتا ہے کہ جب گھر میں کچھ نہ ہوتا تو آپ ﷺ نفلی روزہ رکھ لیا کرتے تھے۔ اور صحابہؓ کا بھی یہی حال تھا۔ کبھی بھی حرفِ شکایت منہ پر نہ لاتے جس کی وجہ سے انہوں نے وہ رتبہ اور مقام پایا کہ خود خدا آپ کے پاس آ گیا اور جسے خدا مل جائے اُسے اور کیا چاہئے۔

ایک حکائیت مشہور ہے کہ ایک بادشاہ نے کسی جگہ ایک نمائش کا اہتمام کیا جس میں ہر قسم کی قیمتی اشیاء کو طریقے کے ساتھ سجا کر رکھ دیا گیا۔ چنانچہ بادشاہ نے اس کے بعد اعلان کیا کہ جو بھی نمائش دیکھنے آئے اور یہاں رکھی ہوئی چیزوں میں سے جس چیز کو بھی ہاتھ لگائے گا وہ اس کی ملکیت ہو جائے گی۔ بادشاہ کا اعلان سنتے ہی بہت سے لوگ نمائش دیکھنے پہنچ گئے اور ہر شخص اپنی اپنی پسند کی چیزوں کو ہاتھ لگاتا اور لے جاتا۔ اس دوران ایک نہایت غریب اور سادہ مگر عقلمند انسان بھی آیا اور اس نے وہاں رکھی ہوئی چیزوں کی بجائے بادشاہ کو ہاتھ لگا دیا۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیا؟ اس نے جواب دیا کہ تم نے اُن چیزوں کو ہاتھ لگایا ہے جن کو بادشاہ نے یہاں رکھا ہے لیکن میں نے بادشاہ کو ہاتھ لگا دیا ہے جو ان سب اشیاء کو یہاں جمع کرنے والا ہے۔ پس میں نے یہ بات خوب سوچ سمجھ کر کی ہے۔ جب بادشاہ میرا ہو گیا تو پھر مجھے ان چیزوں کی ضرورت نہیں۔

دنیوی بادشاہ تو نہ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں اور نہ ہر شخص کی تمام خواہشات پوری کر سکتے ہیں مگر وہ خدا جو زمین و آسمان کا مالک خدا ہے۔ جس کے قبضۂ قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں جب وہ کسی کا ہو جائے تو اس کو اور کیا چاہئے۔ اس کو تو ساری کائنات مل گئی۔

یہ صرف ایک کہانی نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ جسے دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جب آنحضرت ﷺ اور آپ کے صحابہؓ خدا کے ہو گئے اور خدا آپ کا ہو گیا تو پھر انہی فاقہ کرنے والوں کے قدموں میں تمام دنیا کی نعمتیں لا کر ڈھیر کر دی گئیں۔ یہاں تک کہ اس زمانے کی طاقتور ترین حکومتوں قیصر و کسریٰ کے محلات ان کے گھوڑوں کی ٹاپوں سے لرزنے لگے۔

اہل علم حضرات رمضان سے اور بھی بہت سے لطیف پیغامات لے سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت اتنا ہی لکھنا کافی ہے۔ اس دعا کے ساتھ میں اپنی گزارشات کو آخری شکل دیتا ہوں۔

''اے قادر خدا! اے اپنے بندوں کے راہنما! جیسا تو نے اس زمانہ کو صنائع جدیدہ کے ظہور و بروز کا زمانہ ٹھہرایا ہے، ایسا ہی قرآنِ کریم کے حقائق معارف ان غافل قوموں پر ظاہر کر اور اب اس زمانہ کو اپنی طرف اور اپنی کتاب کی طرف اور اپنی توحید کی طرف کھینچ لے۔ کفر و شرک بہت بڑھ گیا ہے اور (دین) کم ہو گیا اب اے کریم! مشرق اور مغرب میں توحید کی ایک ہوا چلا اور آسمان پر جذب کا ایک نشان ظاہر کر۔ اے رحیم! ترے رحم کے ہم سخت محتاج ہیں۔ اے ہادی! تیری ہدایتوں کی ہمیں شدید حاجت ہے، مبارک وہ دن جس میں ترے انوار ظاہر ہوں۔ کیا نیک ہے وہ گھڑی جس میں تیری فتح کا نقارہ بجے۔ **توکلنا علیک ولا حول ولا قوّة الا ّبک وانت العلی العظیم**.

(آئینہ کمالاتِ اسلام روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 214,213)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محمد رضاء اللہ ظفر صاحب جانڈیو مربی سلسلہ ٹھٹھہ شہر تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 31 جولائی 2010ء کو خاکسار کو دوسرے بیٹے عزیزم عطاء الباسط یحییٰ سے نوازا ہے۔ نومولود خدا کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور محترم محمد اسد اللہ جانڈیو صاحب آف قمر آباد کا پوتا اور محترم محمد عرفان صابر صاحب منظور کالونی کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے نومولود کے نیک، خادم دین، خلافت سے محبت کرنے والا، نافع الناس وجود، والدین کا فرمانبردار اور آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم ملک اقبال احمد صاحب صدر جماعت بھکہ ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

میری اہلیہ محترمہ حشمت اقبال صاحبہ مورخہ 20 جولائی 2010ء کو طویل علالت کے بعد بقضاء الٰہی وفات پا گئیں۔ نماز جنازہ مکرم محمد اعظم فاروقی صاحب معلم وقف جدید بھکہ شریف نے پڑھائی مرحومہ مکرم حافظ محمد حسین علوی صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ پنڈ دادنخاں کی بیٹی مکرم پروفیسر نصرت حفیظ اللہ علوی صاحب مرحوم آف راولپنڈی کی ہمشیرہ اور مکرم ملک محمد اکرام صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ کی ممانی تھیں۔ مرحومہ کی تدفین اسی روز راولپنڈی کے احمدیہ قبرستان میں ہوئی قبر تیار ہونے پر مکرم معلم صاحب نے دعا کروائی۔ مرحومہ سخاوت کرنے والی اور ایک غریب پرور خاتون تھیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے اور تمام خاندانوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

پتہ درکار ہے

مکرم خالد عمران صاحب ولد مکرم محمد شفیع صاحب نے گلی نمبر 1 محلہ امیر پارک ڈی سی روڈ گوجرانوالہ سے وصیت کی تھی مارچ 2008ء تک ان کا دفتر وصیت سے رابطہ رہا ہے اس کے بعد سے لے کر تا حال ان کا دفتر وصیت سے رابطہ منقطع ہے۔ اگر موصوف خود یا ان کے عزیز و اقارب یہ اعلان پڑھیں تو براہ کرم دفتر وصیت سے رابطہ کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

تقریب آمین

مکرم محمد اکبر احمدی صاحب معلم وقف جدید چک 84 فتح ضلع بہاولپور لکھتے ہیں۔

خاکسار کی بیٹی مریم صدیقہ اکبر نے قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا بچی کو کچھ حصہ قرآن پاک اس کی والدہ محترمہ امۃ الاعلیٰ صاحبہ بنت مکرم غلام نبی صاحب آف گرمولہ ورکاں نے پڑھایا۔ مورخہ 4 اگست 2010ء کو مکرم حافظ محمد اکرم صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچی سے قرآن پاک سنا اور دعا کروائی۔ بچی مکرم محمد حسین اظہر بھٹی صاحب صدر احسن آباد ضلع گوجرانوالہ کی پوتی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو فہم قرآن عطا کرے اور ترجمہ قرآن کو بھی سیکھنے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرماوے اور والدین اور جماعت کے لئے قرۃ العین بناوے۔ آمین

کامیابی

مکرم محمد یعقوب صاحب کارکن خدام الاحمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم تصور اقبال صاحب نے سرگودھا یونیورسٹی سے ایم۔ ایس۔ سی سٹیٹ کا کورس مکمل کر لیا ہے بچے نے خدا کے فضل و کرم سے یونیورسٹی سرگودھا میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے احباب جماعت سے بچے کی صحت و سلامتی اور مزید ترقی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

ولادت

مکرم طارق احمد شاد صاحب محاسب و افسر پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 5 جولائی 2010ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولود کا نام حارث احمد شاد عطا فرمایا ہے اور وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرمایا ہے۔ نومولود مکرم مبارک احمد شاد صاحب کارکن نظارت مال آمد کا پوتا اور مکرم سیّد نور الحق صاحب کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، خادم دین، درازی عمر والا اور سلسلہ کے لئے مفید وجود بنائے۔ آمین

داخلہ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ

نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں ایف۔ ایس۔ سی فرسٹ ایئر کلاس میں داخلہ درج ذیل گروپس میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔

گروپ نمبر 1۔ پری انجینئرنگ، گروپ نمبر 2۔ پری میڈیکل، گروپ نمبر 3۔ I.C.S. ، گروپ نمبر 4۔ میتھ، سٹیٹ، اکنامکس، گروپ نمبر 5۔ میتھ، سٹیٹ، فزکس

ادارہ سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جو درج ذیل دستاویزات کے ساتھ انٹرویو والے دن جمع ہوگا۔

(i) چار عدد حالیہ کلرڈ فوٹو سائز ڈیڑھ x دو انچ کالر والی سفید قمیض میں اور ہلکے نیلے Backgorund کے ساتھ بغیر ٹوپی ہونا ضروری ہے۔ (ii) رزلٹ کارڈ کی مصدقہ نقل (iii) کریکٹر سرٹیفکیٹ جس ادارہ سے میٹرک کیا ہے۔ (iv) فیصل آباد بورڈ کے علاوہ کسی دوسرے بورڈ سے میٹرک کرنے والے طلباء اپنے بورڈ سے N.O.C حاصل کر کے اصل N.O.C لف کریں۔ مزید معلومات کیلئے کالج ہذا کے دفتر سے رابطہ کریں۔

انٹرویو برائے داخلہ مورخہ 16 اگست 2010ء کو صبح 9:00 بجے کالج ہال میں ہوگا۔

داخل ہونے والے طلباء کی فہرست مورخہ 22 اگست کو کالج کے نوٹس بورڈ پر آویزاں ہوگی۔

کالج کی فیس جمع کروانے کی آخری تاریخ مورخہ 29 اگست ہے۔

کالج کی فیس کے ساتھ بورڈ رجسٹریشن فیس مبلغ 750/- روپے بھی ادا کرنی ہوگی۔ جو واجبات اور فیس کے علاوہ ہے۔

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

ملازمت کے مواقع

گورنمنٹ آف سندھ ویمن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں مختلف آسامیاں خالی ہیں۔

وفاقی محتسب اسلام آباد کو سٹینو گرافر، اسسٹنٹ اور ڈرائیور درکار ہیں۔

انرجی سیکٹر کو سینئر آپریشن مینیجر، مکینیکل انجینئر ایسوسی ایٹ ہیومن ریسورسز اور اسسٹنٹ مینیجر کمرشل اینڈ ایڈمنسٹریشن درکار ہیں۔

منسٹری آف ہیلتھ پرائم منسٹر پروگرام برائے پریونشن اینڈ کنٹرول ہیپاٹائٹس کو ڈپٹی پروگرام مینیجر، لاجسٹک آفیسر، میڈیکل آفیسر، سٹینو گرافر، اکاؤنٹ اسسٹنٹ، ایڈمن اسسٹنٹ، کمپیوٹر آپریٹر اور ڈرائیور وغیرہ درکار ہیں۔

گورنمنٹ آف پاکستان فیڈرل ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن اسلام آباد میں آسامیاں خالی ہیں۔

منسٹری آف انڈسٹریز اینڈ پروڈکشن اسلام آباد کو مانیٹرنگ آفیسرز اور ڈسپیچ رائڈر درکار ہیں۔

پاکستان ایئر فورس میں نوجوان درکار ہیں۔

گورنمنٹ آف پاکستان پلاننگ کمیشن کو آفس اسسٹنٹ، کمپیوٹر ایکسپرٹ، نیٹ ورک آپریٹر اور ڈرائیور درکار ہیں۔

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے مورخہ 8 اگست 2010ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت و تجارت)

عہد اکبری کا مؤرخ ابوالفضل

اکبر اعظم کے نورتنوں میں شیخ ابوالفضل کا نام اپنے علم و فضل کے حوالے سے بڑا ممتاز سمجھا جاتا ہے۔ یہ شخص 12 اگست 1602ء کو شہزادہ سلیم کے حکم سے قتل کیا گیا تھا۔

شیخ ابوالفضل، شیخ مبارک ناگوری کا بیٹا اور علامہ ابوالفیض فیضی کا چھوٹا بھائی تھا۔ وہ 4 جنوری 1551ء کو پیدا ہوا تھا۔ اس نے اپنے بھائی کے ہمراہ اپنے والد سے تمام علوم کی تحصیل کی اور 1572ء میں دربار اکبری میں رسائی حاصل کی۔ ان دونوں بھائیوں نے بہت جلد اکبر اعظم کے مزاج میں دخل حاصل کر لیا اور جلد ہی اس کے نورتنوں میں شمار ہونے لگے۔

ابوالفضل فارسی زبان کا ممتاز انشاء پرداز اور عہد اکبری کا سب سے بڑا مؤرخ تھا۔ شاعری میں وہ علامی تخلص کرتا تھا۔ ابوالفضل نے اکبر اعظم کے عہد کی لازوال تاریخ اکبر نامہ کے نام سے رقم کی۔ جو دو جلدوں میں تھی۔ اس کے علاوہ اس نے سلطنت اکبری کے رسوم و رواج نظم و نسق اور عقائد کے بارے میں ایک کتاب آئین اکبری کے نام سے تحریر کی جسے اکبر نامہ کا تیسرا حصہ کہا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ ابوالفضل نے عیار دانش، مہابھارت کے فارسی ترجمہ کا دیباچہ رزم نامہ، بائبل کا فارسی ترجمہ ''انجیل'' ایک طویل نظم مناجات انشائے ابوالفضل اور رقعات ابوالفضل بھی تصنیف کیں۔ آخری دو کتابیں اس کے مکتوبات کا مجموعہ ہیں۔

ابوالفضل اکبر اعظم کے مذہبی عقائد پر بھی بڑی حد تک اثر انداز ہوا۔ چنانچہ بعض مؤرخین کے مطابق اسی کی تحریک پر اکبر اعظم نے دین الٰہی نامی مذہب جاری کیا اور اس مذہب کو قبول کرنے والا پہلا رتن بھی ابوالفضل ہی تھا۔

چونکہ دربار اور محل کے تمام معاملات میں ابوالفضل بے حد دخیل تھا اور اکبر کو اس کی دانائی و خیر خواہی پر بڑا اعتماد تھا۔ اس لئے اکبر کا ولی عہد شہزادہ سلیم اسے پسند نہ کرتا تھا۔ چنانچہ اس نے دکن سے واپسی پر اس شخص کو قتل کروا دیا۔

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

میٹرک کا نتیجہ

(نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ سال 2010ء)

نصرت جہاں اکیڈمی کے تینوں سیکشنز کے میٹرک کے رزلٹ کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

انگلش میڈیم بوائز سکول

کل 48 طلباء نے امتحان دیا تھا جن میں سے 47 طلباء کامیاب ہوئے۔ 10 طلباء نے A+، 16 طلباء نے A، 13 طلباء نے B، 8 طلباء نے C گریڈ میں کامیابی حاصل کی۔ عزیزم ظافر جاوید احمد ابن مکرم ڈاکٹر صدیق احمد صدیقی صاحب نے 983/1050 نمبر حاصل کر کے پہلی، عزیزم عادل احمد ابن مکرم ڈاکٹر وحید احمد صاحب نے 978/1050 نمبر حاصل کر کے دوسری اور عزیزم سعد احمد ابن مکرم چوہدری محمد اسحٰق صاحب نے 959/1050 نمبر حاصل کر کے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

گرلز سکول:

کل 43 طالبات نے امتحان دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام طالبات کامیاب ہوئیں۔ 21 طالبات نے A+، 14 طالبات نے A، 7 طالبات نے B، اور ایک طالبہ نے C گریڈ میں کامیابی حاصل کی۔ عزیزہ ناعمہ بشارت بنت مکرم بشارت احمد صاحب نے 1000/1050 نمبر حاصل کر کے پہلی، عزیزہ سعدیہ مبشر بنت مکرم مبشر احمد خالد صاحب نے 996/1050 نمبر حاصل کر کے دوسری اور عزیزہ علینہ خان بنت مکرم محمد خان صاحب نے 988/1050 نمبر حاصل کر کے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

اردو میڈیم بوائز سکول

کل 85 طلباء نے امتحان دیا تھا جن میں سے 81 طلباء کامیاب ہوئے۔ 8 طلباء نے A+، 20 طلباء نے A، 24 طلباء نے B، 22 طلباء نے C اور 7 طلباء نے D گریڈ میں کامیابی حاصل کی۔ عزیزم نوید احمد خان ابن مکرم محمود احمد خان صاحب نے 914/1050 نمبر حاصل کر کے پہلی، عزیزم انس احمد ابن مکرم اعجاز احمد صاحب نے 904/1050 نمبر حاصل کر کے دوسری اور عزیزم طاہر احمد ابن مکرم انوار الدین صاحب نے 902/1050 نمبر حاصل کر کے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ رزلٹ ادارہ اور طلبہ کے لئے مبارک فرمائے اور مستقبل میں مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن ربوہ)

درخواست دعا

۞ مکرم شیخ محمد اقبال صاحب ولد مکرم شیخ محمد شریف صاحب مورخہ 28 مئی 2010ء کو دارالذکر لاہور میں دہشت گردی کے نتیجہ میں شدید زخمی ہوئے تھے۔ دائیں ٹانگ فریکچر ہوئی تھی جس کو لوہے کا فریم لگایا گیا ہے۔ گولی نکال دی گئی ہے مگر وہاں انفیکشن ہے۔ بایاں پاؤں بھی شدید زخمی ہوا تھا اس کی گرافک سرجری ہوئی ہے۔ حالت پہلے سے بہتر ہے مگر تا حال چلنا پھرنا مشکل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم محمد اقبال عابد صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم محمد سلیم ظفر صاحب آف جیا موسیٰ شاہدرہ لاہور کے بیٹے مکرم انس سلمان صاحب 28 مئی 2010ء کو دارالذکر لاہور میں شدید زخمی ہو گئے تھے ان کو ایک گولی بازو میں جبکہ دوسری گولی بائیں طرف سینے میں لگی۔ سینے میں سے گولی نکالنے کے لئے 25/اگست کو آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت وسلامتی والی فعال عمر عطا فرمائے، تمام پریشانیوں سے دور رکھے اور خادم دین بنائے نیز آئندہ ترقیات سے نوازے۔ آمین

۞ مکرم ظفر اقبال ساہی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ریاض احمد صاحب ساہی دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ طاہر ہارٹ میں علاج کے بعد اب گھر آ گئی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم مبارک احمد شاہد صاحب ڈوگر کارکن نظامت جائیداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھانجی مکرمہ حبۃ الکریم صاحبہ اہلیہ مکرم عامر احمد صاحب راہوالی گوجرانوالہ کو موٹر سائیکل میں برقعہ آ جانے سے حادثہ پیش آ گیا جس کی وجہ سے گلے پر شدید خراش آئی ہے۔ نیز دائیں ٹانگ کے گھٹنے میں فریکچر ہونے کی وجہ سے کافی تکلیف ہے۔ تقریباً 10 یوم ہسپتال میں رہ کر واپس گھر آ گئی ہیں۔ ٹانگ پر پلاسٹر لگا ہوا ہے اور چلنے میں بھی شدید تکلیف ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو محض اپنے فضل وکرم سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

۞ مکرم حکیم قاضی نذر محمد صاحب چک چٹھہ ضلع حافظ آباد تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 2 جولائی کو خاکسار کو دو دفعہ دل کا حملہ ہوا۔ شفا انٹرنیشنل ہسپتال اسلام آباد میں آپریشن کے ذریعہ دو رنگ ڈالے گئے ہیں۔ خاکسار شوگر کے عارضہ میں بھی مبتلا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم سید رضوان منظور صاحب دارالنصر غربی اقبال ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم سید لقمان منظور صاحب کے بیٹے نصیر احمد کو پیلے یرقان کی تکلیف ہوگئی ہے احباب جماعت سے اس کی صحت کاملہ وعاجلہ اور باعمر ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

آزمائشی جوڑوں کا درد کورس فری
افاقہ ہو تو مکمل علاج کرائیں۔ معلوماتی کتابچہ فری۔ ہماری کتاب "فیملی ڈاکٹر" کی مدد سے اپنا علاج خود کریں۔ ربوہ کے ہر بڑے کتب فروش سے دستیاب ہے
مظہر ہومیو و ہربل فارما وہسپتال
احمد نگر ربوہ: 0334-6372686

فوری ضرورت لیڈی ٹیچر
M.Sc.Math تنخواہ آپ کی توقع کے مطابق
ربوہ گرائمر سکول فون نمبر: 047-6212132
047-6215676,0332-7520754

منور جیولرز
تبدیلی دکان
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ سے تبدیل ہو کر اقصیٰ روڈ نزد الائیڈ بینک منتقل ہو رہی ہے
047-6211883,0321-7709883

ارشد بھٹی پراپرٹی ایجنسی
ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں پلاٹ مکان زرعی وسکنی زمین خرید وفروخت کی با اعتماد ایجنسی 0333-9795338
بلال مارکیٹ بالمقابل ریلوے لائن ربوہ فون دفتر: 6212764
گھر: 6211379 موبائل 0300-7715840

عتیق کنسٹرکشن کمپنی لاہور
گھر، مکان، کوٹھیاں، پلازہ وغیرہ بنوانے کیلئے
ہماری کمپنی سے رابطہ کریں
محمد عتیق چوہدری: 0301-4438835
محمد رفیق: 0301-5182290

خصوصی رمضان آفر
علی تکہ شاپ والوں کی طرف سے

ریٹ لسٹ	آفر رمضان	ریٹ لسٹ	آفر رمضان
سیخ کباب -/15	12	چکن پیس -/100	80
چکن تکہ -/30	25	شامی کباب -/15	12
چکن سیخ کباب -/30	25	بیف تکہ کباب -/20	15
نان -/6	5		

کالج روڈ و اقصیٰ روڈ ربوہ
فون کالج روڈ: 047-6212941
فون اقصیٰ روڈ: 047-6212041

ربوہ میں طلوع وغروب 12۔ اگست

طلوع فجر	4:03
طلوع آفتاب	5:28
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	6:58

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/1400 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

کاٹن ولان کی ہر قسم کی ورائٹی پر زبردست
سیل۔ سیل۔ سیل
صاحب جی فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ 047-6214300

مکان برائے فروخت
مکان نمبر 5/12 واقع دارالرحمت برقبہ 10 مرلہ
دو منزلہ مکان نیا تعمیر شدہ برائے فروخت ہے
رابطہ جرمنی: 0049-6157-86246
رابطہ ربوہ: 0345-7599211

کیا آپ جانتے ہیں کہ ہومیو پیتھک میں ہی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہر قسم کی پرانی اور نئی پیچیدہ امراض کا شافی اور مؤثر علاج موجود ہے۔ جو کہ نہایت آسان اور سستا ہونے کے ساتھ ساتھ بے ضرر بھی ہے۔ نہ ٹیسٹوں کا بوجھ نہ قطار نہ انتظار
الحمید ہومیو کلینک
عمر مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ (گلی عامر کلر لیب)
اوقات کار آجکل: صبح 9 تا 2 بجے دوپہر شام 5 تا 7 بجے تک
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
فون نمبر 0344-7801578

جرمن ٹیوشن
لاہور میں امیگریشن کے سلسلے میں
جرمن زبان کے امتحان کی تیاری،
جرمن دستاویزات کے ترجمے کیلئے
رابطہ کریں: 0306-4347593

FD-10